Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۲۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۱۹ رجب ۱۳۹۴ھ ٭ ۹ ظہور ۱۳۵۳ہش ٭ ۹ اگست ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۸۳

اخبارِ احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۹ ماہِ ظہور کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

وقت کو غنیمت سمجھو اسے ضائع نہ ہونے دو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۱ جنوری ۱۹۱۰ء کے خطبۂ جمعہ میں سورۃ العصر کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"عصر کہتے ہیں زمانہ کو جو ہر آن گھٹتا جاتا ہے۔ دیکھو میں کھڑا ہوں جو فقرہ بولا اب اس کے لئے پھر وہ وقت کہاں ہے۔ قسم ہمیشہ شاہد کے رنگ میں ہوتی ہے گویا بدیہیات سے نظریات کے لئے ایک گواہ ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کی عمر گھٹ رہی ہے جیسے کہ زمانہ کوچ کر رہا ہے۔ عصر کی شہادت میں ایک یہ نکتہ معرفت بھی ہے۔ زمانہ کو گالیاں نہیں دینی چاہئیں جیسا کہ بعض قوموں کا قاعدہ ہے۔ فارسی لٹریچر میں خصوصیت سے یہ بُرائی پائی جاتی ہے۔ اس لئے حدیث شریف میں آیا ہے لَا تَسُبُّوا الدَّھْرَ خدا جس کو گواہی میں پیش کرے وہ ضرور عادل ہے۔ زمانہ بُرا نہیں ہمارے افعال بُرے ہیں جن کا خمیازہ زمانہ میں ہم کو اُٹھانا پڑتا ہے۔

عصر سے مُراد نماز عصر بھی ہے۔ اس میں یہ بات سمجھائی ہے کہ جیسے شریعتِ اسلام میں نماز عصر کے بعد کوئی فرض ادا کرنے کا وقت نہیں اسی طرح ہر زمانہ عصر کے بعد کا وقت ہے جو پھر نہیں ملے گا اس کی قدر کرو۔

عصر کے معنے نچوڑنے کے بھی ہیں گویا تمام خلاصہ اس سورۃ میں بطور نچوڑ کے رکھ دیا ہے۔

غرض عصر کو گواہ کر کے انسان کو سمجھایا گیا ہے کہ وہ ایک برف کا تاجر ہے۔ جو بات لڑکپن میں ہے وہ جوانی میں نہیں۔ جو جوانی میں ہے وہ بڑھاپے میں نہیں۔ پس وقت کو غنیمت سمجھو۔ ائمہ نے بحث کی ہے کہ جو نماز عمداً ترک کی جاوے اس کی تلافی کی کیا صورت ہے۔ سوسچی بات یہی ہے کہ اس کی کوئی صورت سوائے استغفار کے نہیں۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ اس خسر کی تلافی کے لئے فرماتا ہے کہ ایک تو ایمان ہو جس کا اصل الاصول ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اسی واسطے میری آرزو ہے کہ ہمارے واعظ اذان کے واعظ ہوں کہ وہ اسلام کا خاصہ ہے۔"

(خطباتِ نور جلد دوم صفحہ ۱۱۹ تا ۱۲۰)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نبی کریمؐ کی رُوح نے خدا تعالیٰ کی وہ تعریف کی جو کوئی فکر اسکے بھیدوں تک نہیں پہنچ سکتا

یہ وہ مرتبہ ہے کہ بجز آپؐ کے کسی کو رسولوں اور نبیوں اور ابدالوں اور ولیوں میں سے حاصل نہیں ہوا

"رسول اُمّیؐ پر درود اور سلام ہو جس کا نام محمد اور احمد ہے۔ یہ دونوں نام اسکے وہ ہیں کہ جب حضرت آدم کے سامنے تمام چیزوں کے نام پیش کئے گئے تو سب سے اوّل یہی دو نام پیش ہوئے تھے کیونکہ اس دُنیا کی پیدائش میں وہی دو نام علّتِ غائی ہیں اور خدا تعالیٰ کے علم میں وہی اشرف اور اقدم ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ اِن دونوں ناموں کے تمام انبیاء علیہم السلام سے اوّل درجہ پر ہیں اور بباعث اس کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام نبوّت کے علم ختم ہو گئے اور آپؐ پر کامل اور جامع طور پر وحی نازل کی گئی اور آخری معارف اور وہ سب کچھ جو پہلوں اور پچھلوں کو دیا گیا تھا آپؐ کو عطا ہوا۔ ان تمام وجوہ سے آپؐ خاتم الانبیاء ٹھہرے اور ہر ایک سفید اور سیاہ کی طرف آپؐ کو بھیجا اور ہر ایک اندھے اور بہرے اور گونگے کی اصلاح کے لئے آپؐ کو پسند فرمایا اور خدا تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کے عطر سے اِس قدر آنجناب کو معطّر کیا کہ اس سے پہلے کوئی نبی اور رسول نہیں کیا گیا۔ خدا نے اپنے پاس سے آپؐ کو علم دیا اور اپنے پاس سے فہم عطا کیا اور اپنے پاس سے معرفت بخشی اور اپنے پاس سے پاک کیا اور اپنے پاس سے ادب سکھلایا اور برگزیدگی کے پانی سے اپنے پاس سے نہلایا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس خدا کی تعریف کرنا واجب ہو گیا جو اس کے ہر ایک کام کا آپؐ متکفّل ہوا اور اپنی پناہ کی چادر کے نیچے جگہ دی اور ہر ایک کام آنحضرتؐ کا اپنی توجہ خاص سے بغیر توسط استادوں اور دایوں اور امیروں کے بنایا اور اپنے پاس سے اس پر ہر ایک قسم کی نعمت پُوری کی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح نے خدائے تعالیٰ کی وہ تعریف کی جو کوئی فکر اس کے بھیدوں تک نہیں پہنچ سکتا اور کوئی آنکھ اس کے نُوروں کی حدود کو نہیں پا سکتی۔ اور اس نے خدا کی تعریف کو کمال تک پہنچایا یہاں تک کہ اس کے ذکروں میں گُم اور فنا ہو گیا۔ اور اس کے اس قدر تعریف کرنے اور خدائے تعالیٰ کو صاحبِ تعریف ٹھہرانے کا ثمرہ یہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے متواتر اور پیاپے اس پر اپنے فضل نازل کئے اور وہ عنایت اس کے شاملِ حال کی جس نے ایک طرفۃ العین بھی اس کو اپنی کوشش اور سعی کا محتاج نہ کیا یہاں تک کہ وجہ اللہ نے اس کے دِل کو چیر کر اپنا دخل اس میں کیا اور اپنی محبت میں اس کو یگانہ بنایا پس اس محسن کی تعریف کے لئے اس کے دل نے جوش مارا اور خدا تعالیٰ کی تعریف اس کی دلی مُراد ہو گئی۔ اور یہ وہ مرتبہ ہے کہ بجز اس کے کسی کو رسولوں اور نبیوں اور ابدالوں اور ولیوں میں سے عطا نہیں ہوا۔"

(نجم الہدیٰ اردو صفحہ ۳ تا صفحہ ۶)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل [illegible] ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ ماہ ظہور ۱۳۵۳ھ

قدرتی آفات کے دوران مومنوں کا خصوصی شعار

کتب احادیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں خشیتِ الٰہی کا یہ عالم تھا کہ ذرا بھی تیز ہوا چلتی اور آندھی کے آثار نمودار ہوتے یا بادل آتے تو آپ کسی قدر بے چین سے ہو جاتے اور فوراً قبلہ رُخ ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور دعا میں مصروف ہو جاتے اور اُس سے مخلوقِ خدا کے لئے اُس کی پناہ طلب کرتے۔ جب ایسے ہی ایک موقع پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت کیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا قوم ہُود کے زمانہ میں ایک دفعہ جب بادل آیا تو وہ خوش ہوئے کہ یہ ہماری کھیتیوں کو سیراب کرے گا۔ لیکن وہ بادل نزولِ عذاب کا موجب ثابت ہوا۔ اس لئے ہمیں کیا معلوم کہ جو آندھی اُٹھی ہے وہ کسی بڑے عذاب کا پیش خیمہ نہ ہو۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ وہ کسی حال میں بھی خدا سے غافل نہ ہو اور اس سے اس کی پناہ طلب کرتا رہے۔

دراصل خدا تعالیٰ کی قدیم سے یہ سُنّت ہے کہ وہ قوموں کی نافرمانیوں پر یکدم عذاب نازل نہیں کرتا بلکہ پہلے چھوٹی چھوٹی تکلیفیں وارد کرتا ہے تاکہ لوگ تضرّع اختیار کریں اور استغفار و توبہ سے کام لے کر نافرمانیوں سے باز آ جائیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ارحم الراحمین غضب میں بہت دھیما ہے۔ وہ پہلے معمولی معمولی تکلیفیں وارد کر کے نافرمانوں کو مہلت دیتا ہے کہ وہ نافرمانیوں سے باز آ کر خدا تعالیٰ کے حضور جھکیں اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں۔ جب وہ ان چھوٹی چھوٹی تکلیفوں سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھاتے بلکہ نافرمانیوں، ناانصافیوں اور زیادتیوں میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ اچانک عذاب نازل کر کے انہیں ہلاک کر دیتا ہے اور اس طرح ناانصافیوں اور زیادتیوں کا سدّباب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بعض گزشتہ نافرمان اور ظالم قوموں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(الانعام آیات ۴۳ تا ۴۶)

ترجمہ:۔ اور ہم تجھ سے پہلی قوموں کی طرف رسول بھیج چکے ہیں اور (اُن رسولوں کے آنے کے بعد) ہم نے انہیں (یعنی منکرین کو) اس لیے مالی اور جسمانی تکلیفوں میں گرفتار کیا تھا کہ وہ عجز اختیار کریں۔ پھر کیوں نہ ایسا ہوا کہ جب ان پر [illegible] کی طرف سے تکلیف آئی تو وہ عجز اختیار کر لیتے بلکہ ان کے [illegible] دل اور بھی سخت ہو گئے۔ اور شیطان نے اسے جو وہ کر [illegible] تھے انہیں خوبصورت کر کے دکھایا۔ اور پھر جب وہ اُس امر کو بھول گئے جو انہیں یاد دلایا جاتا تھا تو ہم نے ان پر ہر ایک چیز کے دروازے کھول دئے یہاں تک کہ جب وہ اس پر خوش ہو گئے جو انہیں دیا گیا تھا تو ہم نے انہیں اچانک عذاب میں مبتلا کر دیا جس پر وہ یکدم ناامید ہو گئے۔ پس جنہوں نے ظلم کیا تھا ان کی جڑ کاٹ دی گئی۔ اور (ثابت ہوا کہ) سب تعریفوں کا اللہ ہی مستحق ہے جو سب جہانوں کا ربّ ہے۔

ان آیات میں جہاں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ پہلے چھوٹی چھوٹی تکلیفیں بھیجتا ہے تاکہ لوگ تضرّع اختیار کریں۔ اور جب وہ انہیں خاطر میں نہیں لاتے تو پھر بڑا عذاب آتا ہے وہاں ان آیات سے اس امر کی بھی نشاندہی ہوتی ہے کہ نافرمان قوموں میں سے بہت کم لوگ ان سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ فی الاصل ان سے مومن ہی فائدہ اُٹھاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ بے نیاز ہے۔ جہاں وہ نافرمانوں پر گرفت کرتا ہے وہاں وہ مومنوں کو بھی اپنے فرائض میں کوتاہی یا غفلت پر سرزنش کر سکتا ہے اس لئے وہ چھوٹی چھوٹی تکالیف پر بھی تضرّع اختیار کرتے ہیں اور فوراً استغفار اور توبہ میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ وہ اس خیال سے ہمیشہ لرزاں و ترساں رہتے ہیں کہ کہیں یہ چھوٹی چھوٹی تکالیف کسی بڑی گرفت یا عذاب کا پیش خیمہ نہ بن جائیں۔ اس لئے وہ ہمیشہ ہی خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھکے رہتے ہیں اور اس سے مغفرت اور پناہ طلب کرتے رہتے ہیں۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیز ہوا چلنے یا بارش ہونے پر فوراً اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنے لگتے تھے۔ چنانچہ احادیث میں مذکور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سُنّتِ مبارکہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے بہت سے آثار بتلائے مگر تاہم ذرا سخت آندھی چلتی یا بارش ہوتی تو گھبرا جاتے اور خیال کرتے کہ کیا قیامت تو نہیں آ گئی۔ اس وقت آپ کی نظر خدا تعالیٰ کی بے نیازی پر ہوتی تھی۔ جنگ بدر میں فتح کا وعدہ تھا مگر تاہم رو رو کر دعائیں کرتے تھے۔ آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ فتح کا وعدہ تو ہے مگر شاید کوئی شرط اس میں ایسی پنہاں ہو جس کا مجھے علم نہیں۔"

(الحکم ۱۷ر فروری ۱۹۰۴ء)

اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدائی تائید و نصرت کے وعدوں کے باوجود مسلمانوں کے لئے اپنی سُنّت کے طور پر یہ اسوہ حسنہ قائم فرمایا ہے کہ انہیں قدرتی آفات کی شکل میں ظاہر ہونے والے چھوٹے چھوٹے منذرات کو معمولی واقعات سمجھ کر یونہی نہیں ٹال دینا چاہیئے بلکہ ہر ایسے واقعہ کے رُونما ہونے پر استغفار اور توبہ سے کام لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور تضرّع کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں کہ وہ انہیں ہر طرح اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اپنے داخلینِ سلسلۂ بیعت کو یہی نصیحت فرمائی ہے کہ:۔

"اس بات کو اچھی طرح سے یاد رکھو کہ اگر ابتدائی منذرات کو عبرت کی نظر سے دیکھو گے اور خدا تعالیٰ سے ڈر کر استغفار، لاحول اور دوسرے نیک کاموں میں مشغول ہو جاؤ گے تو یہ تمہارے لئے اچھا ہو گا۔ لیکن جو بے پرواہی سے کام لیتا ہے تو آخر کار جب وہ وقت آئے گا تو اُس وقت رونے چلّانے سے کوئی فائدہ نہ ہو گا اور آخر کار بڑی ذلّت اور نامرادی سے ہلاکت کا مُنہ دیکھنا پڑے گا۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۶۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضائلِ اسلام

بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۴)

"اسلام ایک دنیا میں ایک ایسا مذہب ہے کہ جس کے عقائد ایسے ہیں کہ انسان ان کو سمجھ سکتا ہے اور وہ انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں۔ اسلام کے مسائل ایسے ہیں کہ کسی خاص دماغ یا عقل کے واسطے نہیں بلکہ تمام دنیا کے واسطے یکساں ہیں اور ہر ایک کی سمجھ میں آسکتے ہیں"

(الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ء)

ہر میدان میں کامیاب مذہب

"اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو کہ ہر میدان میں کامیاب ہو سکتا ہے کیونکہ مذہب کے تین جزو ہیں اوّل خدا شناسی، مخلوق کے ساتھ تعلق اور اس کے حقوق اور اپنے نفس کے حقوق جس قدر مذاہب اس وقت موجود ہیں بجز اسلام کے جو ہم پیش کرتے ہیں۔ سب نے بے اعتدالی کی ہوئی ہے۔ پس اسلام ہی کامیاب ہوگا۔"

(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء)

اقوام عالم کا محسن دین

"اسلام ایسا مطہر مذہب ہے کہ کسی مذہب کے بانی کو بُرا کہنے نہیں دیتا۔ دیگر مذاہب والے جھٹ گالی دینے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اسلام دوسری اقوام کا محسن ہے کہ ہر ایک نبی اور کتاب کو بری کیا اور خود اسلام مظلوم ہے۔ اسلام کا مضمون لا الٰہ الا اللہ کسی دوسرے مذہب میں نہیں ہے۔"

(البدر ۱۹ دسمبر ۱۹۰۲ء)

ایک نئی زندگی عطا کرنیوالا مذہب

"حقیقی اسلام سے شکل بدل جاتی ہے اور دل میں ایک نور پیدا ہو جاتا ہے اور سفلی زندگی مر جاتی ہے اور ایک اور زندگی پیدا ہوتی ہے جس کو تم نہیں جانتے۔"

(نزول المسیح صفحہ ۹۲)

اسلام اور دیگر مذاہب میں فرق

"ہم پیش کرتے ہیں کہ جو سچا مذہب ہوتا ہے اس میں امتیاز ہوتا ہے جس قدر تائیدات اور خوارق خدا تعالیٰ نے اسلام کی تائید میں رکھے ہیں وہ کسی دوسرے مذہب کے لئے ہرگز نہیں ہیں"

(البدر ۲۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

"اگر مذہب اسلام نعوذ باللہ کوئی امتیازی نعمت عطا نہیں کرتا اور انسانی خیالات تک ہی منتہی ہوتا ہے تو اس صورت میں وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مذہب نہیں ٹھہر سکتا بھلا ایک شخص اسلام کے ہر ایک پاک عقیدہ کے موافق اپنا عقیدہ رکھتا ہے مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مفتری سمجھتا ہے جیسا کہ برہمو سماج والے سمجھتے ہیں تو اس خیال سے مسلمان اس کے آگے اپنے مذہب کا مابہ الامتیاز کیا پیش کر سکتے ہیں جو صرف قصہ کہانیاں نہ ہوں بلکہ ایک ایسی مشہود و محسوس نعمت ہو جو ان کو دی گئی اور ان کے غیر کو نہیں دی گئی پس اے بدبخت اور بد قسمت قوم وہ وہی نعمت ہے جو مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ ہیں جن کے ذریعہ سے علوم غیبیہ حاصل ہوتے اور خدا کی تائیدی قدرتیں ظہور میں آتی ہیں اور خدا کی وہ نصرتیں حق پر وحی الٰہی کی مہر ہوتی ہے ظاہر ہوتی ہیں اور وہ لوگ اس مہر سے شناخت کئے جاتے ہیں۔ اس کے سوا کوئی مابہ الامتیاز نہیں"

(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۱۹۱)

اسلام خدائی مہر اپنے ساتھ رکھتا ہے

"وہ مذہب جو محض خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس کے ثبوت کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ منجانب اللہ ہونے کے نشان اور خدائی مہر اپنے ساتھ رکھتا ہو تا معلوم ہو کہ وہ خاص خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے ہے سو وہ مذہب اسلام ہے وہ خدا جو پوشیدہ اور نہاں در نہاں ہے اسی مذہب کے ذریعہ سے اس کا پتہ لگتا ہے اور اسی مذہب کے حقیقی پیروؤں پر وہ ظاہر ہوتا ہے جو درحقیقت سچا مذہب ہے۔"

(چشمہ مسیحی ص ۱۹)

اسلام کا فخر

"یقیناً سمجھو کہ اصل جو فضل آسمان سے آتا ہے اس کی کوئی چوری اور نقل نہیں کر سکتا اگر اسلام میں مکالمہ مخاطبہ اور تفصیلات نہ ہوتے تو اسلام کچھ بھی چیز نہ ہوتا۔ اس کا یہی تو فخر ہے کہ وہ ایک سچے مسلمان کو ان انعامات و اکرام کا وارث بنا دیتا ہے اور وہ فی الحقیقت خدا نما مذہب ہے اسکا دنیا میں اللہ تعالیٰ کو دکھا دیتا ہے اور یہی غرض ہے اسلام کی کیونکہ اسی کے ذریعہ سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت وارد ہو کر اسے پاک صاف بنا دیتی ہے اور حقیقی نجات کا دروازہ اس پر کھلتا ہے۔"

(الحکم ۳ جنوری ۱۹۰۶ء)

اسلام میں ۲ دو قسم کی فتح پائی جاتی ہے

"کسی مذہب کی سچائی ثابت کرنے کے لئے یعنی اس بات کے ثبوت کے لئے کہ وہ مذہب منجانب اللہ ہے دو قسم کی فتح کا اس میں پایا جانا ضروری ہے اوّل یہ کہ وہ مذہب اپنے عقائد اور اپنی تعلیم اور اپنے احکام کی رُو سے ایسا جامع اور اکمل اور اتم اور نقص سے دور ہو کہ اس سے بڑھ کر عقل تجویز نہ کر سکے اور کوئی نقص اور کمی اس میں دکھلائی نہ دے اور اس کمال میں وہ ہر ایک مذہب کو فتح کرنے والا ہو یعنی ان خوبیوں میں کوئی مذہب اس کے برابر نہ ہو جیسا کہ یہ دعویٰ قرآن شریف نے آپ کیا ہے کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ یعنی آج میں نے تمہارے لئے اپنا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کیا اور میں نے پسند کیا کہ تمہارا مذہب ہو یعنی جو حقیقت اسلام کے لفظ میں پائی جاتی ہے جس کی تشریح خود خدا تعالیٰ نے اسلام کے لفظ کے بارہ میں بیان کی ہے اس حقیقت پر تم قائم ہو جاؤ اس آیت میں صریح یہ بیان ہے کہ قرآن شریف نے ہی کامل تعلیم عطا کی ہے اور قرآن شریف کا ہی ایسا زمانہ تھا جس میں کامل تعلیم عطا کی جاتی پس یہ دعویٰ کامل تعلیم کا جو قرآن شریف نے کیا یہ اسی کا حق تھا اس کے سوا کسی آسمانی کتاب نے ایسا دعویٰ نہیں کیا ۔ ۔ ۔ قرآن شریف نے توریت اور انجیل کی طرح کسی دوسرے کا حوالہ نہیں دیا بلکہ اپنی کامل تعلیم کا دنیا میں اعلان کر دیا اور فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا اس سے ظاہر ہے کہ کامل تعلیم کا دعویٰ کرنے والا صرف قرآن شریف ہی ہے ۔ ۔ ۔ جیسا کہ قرآن شریف نے دعویٰ کیا ہے ویسا ہی اس نے اس دعوے کو پورا کر کے دکھلا بھی دیا ہے اور اس نے ایک ایسی کامل تعلیم پیش کی ہے جس کو نہ توریت پیش کر سکی اور نہ انجیل بیان کر سکی بس اسلام کی سچائی ثابت کرنے کے لئے یہ ایک بڑی دلیل ہے کہ وہ تعلیم کی رُو سے ہر ایک مذہب کو فتح کرنیوالا ہے اور کامل تعلیم کے لحاظ سے کوئی مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

دوم پھر دوسری فتح کی جو اسلام میں پائی جاتی ہے جس میں کوئی مذہب اس کا شریک نہیں اور جو اس کی سچائی پر کامل طور پر مہر لگاتی ہے اس کی زندہ برکات اور معجزات ہیں جن سے دوسرے مذاہب بکلّی محروم ہیں یہ ایسے کامل نشان ہیں کہ ان کے ذریعہ سے نہ صرف اسلام دوسرے مذاہب پر فتح پاتا ہے کہ اپنی کامل روشنی دکھلا کر دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۳۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کا سچا متبع اللہ تعالیٰ کی صفات کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے

"یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ سے کمال محبت کی یہی علامت ہے کہ محبّ میں ظلّی طور پر الٰہی صفات پیدا ہو جائیں اور جب تک ایسا ظہور میں نہ آوے تب تک دعوائے محبت جھوٹ ہے محبت کاملہ کی مثال بعینہ لوہے کی وہ حالت ہے جبکہ وہ آگ میں ڈالا جائے اور اس قدر آگ اس میں اثر کرے کہ وہ خود آگ بن جائے پس اگرچہ وہ اپنی اصلیت میں لوہا ہے آگ نہیں ہے مگر چونکہ آگ نہایت درجہ اس پر غلبہ کر گئی ہے اس لئے آگ کے صفات اس سے ظاہر ہوتے ہیں وہ آگ کی طرح جلا سکتا ہے۔ آگ کی طرح اس میں روشنی ہے پس محبت الٰہیہ کی حقیقت یہی ہے کہ انسان اس رنگ سے رنگین ہو جائے اور اگر اسلام اس حقیقت تک پہنچا نہ سکتا تھا تو وہ کچھ چیز نہ تھا لیکن اسلام اس حقیقت تک پہنچاتا ہے۔"

(براہین احمدیہ جلد پنجم ص ۹۲)

اسلام خدا نما مذہب ہے

"اسلام ایک ایسا بابرکت اور خدا نما مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص سچے طور پر اس کی پابندی اختیار کرے اور ان تعلیموں اور ہدایتوں اور وصیتوں پر کاربند ہو جائے جو خدا تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف میں مندرج ہیں تو وہ اسی جہان میں دیکھ لے گا۔ وہ خدا جو دنیا کی نظر سے ہزاروں پردوں میں ہے اس کی شناخت کیلئے بجز قرآنی تعلیم کے اور کوئی بھی ذریعہ نہیں۔ قرآن شریف معقولی رنگ میں اور آسمانی نشانوں کے رنگ میں نہایت سہل اور آسان طریق سے خدائے تعالیٰ کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور اس میں ایک برکت اور قوت جاذبہ ہے جو خدا کے طالب کو دمبدم خدا کی طرف کھینچتی اور روشنی اور سکینت اور اطمینان بخشتی ہے اور قرآن شریف پر سچا ایمان لانے والا صرف فلسفیوں کی طرح یہ ظن نہیں رکھتا کہ اس پُرحکمت عالم کا بنانے والا کوئی ہونا چاہیئے بلکہ وہ ایک ذاتی بصیرت حاصل کر کے اور ایک پاک رؤیت سے مشرف ہو کر یقین کی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے کہ فی الواقع وہ صانع موجود ہے اور اس پاک کلام کی روشنی حاصل کرنے والا محض خشک معقولیوں کی طرح یہ گمان نہیں رکھتا کہ خدا واحد لاشریک ہے بلکہ صدہا چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ جو اس کا ہاتھ پکڑ کر ظلمت سے نکالتے ہیں۔ واقعی طور پر مشاہدہ کر لیتا ہے کہ درحقیقت ذات اور صفات میں خدا کا کوئی بھی شریک نہیں اور نہ صرف اس قدر بلکہ وہ عملی طور پر دنیا کو دکھا دیتا ہے کہ وہ ایسا ہی خدا کو سمجھتا ہے اور وحدت الٰہی کی عظمت ایسی اس کے دل میں سما جاتی ہے کہ وہ الٰہی ارادہ کے آگے تمام دنیا کو ایک مرے ہوئے کیڑے کی طرح بلکہ مطلق لاشیٔ اور سراسر کالعدم سمجھتا ہے"

(براہین احمدیہ جلد پنجم ص ۱۷)

"ہم یہ بات بڑے فخر سے کہتے ہیں اور اب تمام دنیا میں صرف ایک اسلام ہی ہے جس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ خصوصیات اور خصوصیت حاصل ہے کہ وہ تازہ نشانوں اور معجزات سے اس پوشیدہ خدا کا چہرہ دکھاتا ہے جس سے دوسری قومیں بے خبر ہو کر مخلوق پرستی میں گرفتار ہو گئی ہیں اور یا یہ کہ اس کے وجود سے ہی منکر ہو بیٹھے ہیں پس بلاشبہ اسی زمانہ میں خدائے غیب الغیب کا چہرہ دکھانے والا صرف یہی دین ہے نہ اور کوئی دین"۔

(چشمہ معرفت ص ۳۰۹)

"اگرچہ میں دنیا کے تمام نبیوں کا ادب کرتا ہوں اور ان کی کتابوں کا بھی ادب کرتا ہوں مگر زندہ دین صرف اسلام کو ہی مانتا ہوں کیونکہ اس کے ذریعہ سے میرے پر خدا ظاہر ہوا جس شخص کو میرے اس بیان میں شک ہو اس کو چاہیئے کہ ان باتوں کی تحقیق کے لئے کم سے کم دو ماہ کے لئے میرے پاس آجائے میں اس کے تمام اخراجات کا جو اس کیلئے کافی ہو سکتے ہیں۔ اس مدت تک متکفل رہوں گا میرے نزدیک مذہب وہی ہے جو زندہ مذہب ہو اور زندہ اور تازہ قدرتوں کے نظارہ سے خدا کو دکھلاوے ورنہ صرف دعوٰی صحت مذہب ہیچ اور بلادلیل ہے"

(چشمہ معرفت ص ۴۲۵ بحوالہ روحانی خزائن)

اسلام قانون قدرت کے عین مطابق ہے

"میں بار بار تمام دنیا پر یہ بات ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ دنیا میں اسلام ہی صرف ایسا مذہب ہے جسکو زندہ مذہب کہنا چاہیئے باقی تمام مذاہب قصوں کی پرستش میں گرفتار ہیں اور آریہ مذہب والے لوگ تو ہر بات میں قانون قدرت کا حوالہ دیتے ہیں مگر ان کے یہ دکھانے کے دانت ہیں کھانے کے دانت نہیں ہیں اور صرف یہی نہیں کہ ان کا مذہب آسمانی نشانوں سے بے نصیب ہے بلکہ ان کا مذہب ہر ایک بات میں خدا کے قانون قدرت کے مخالف ہے"

(چشمہ معرفت ص ۳۲۶)

اسلامی تعلیم بجائے خود ایک چراغ ہے

"اسلام ..... ایک چمکتا ہوا ہیرا ہے جس کا ہر ایک گوشہ چمک رہا ہے اور جیسا اگر ایک بڑے محل میں بہت سے چراغ ہوں اور کوئی چراغ کسی دریچہ سے نظر آوے اور کوئی کسی کونہ سے یہی حال اسلام کا ہے کہ اس کی آسمانی روشنی صرف ایک ہی طرف سے نظر نہیں آتی بلکہ ہر ایک طرف سے اس کے ابدی چراغ نمایاں ہیں اور اس کی تعلیم بجائے خود ایک چراغ ہے اور اس کی قوت روحانی بجائے خود ایک چراغ ہے اور اس کے ساتھ جو خدا کی نصرت کے نشان ہیں وہ ہر ایک نشان چراغ ہے اور جو شخص اس کی سچائی کے اظہار کیلئے خدا کی طرف سے آتا ہے وہ بھی ایک چراغ ہوتا ہے میرا بڑا حصہ عمر کا مختلف قوموں کی کتابوں کے دیکھنے میں گذرا ہے مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے کسی دوسرے مذہب کی کسی تعلیم کو خواہ اس کا عقائد کا حصہ اور خواہ اخلاقی حصہ اور خواہ تدبیر منزل اور سیاست مدنی کا حصہ اور خواہ اعمال صالحہ کی تقسیم کا حصہ ہو قرآن شریف کے ہم پہلو نہیں پایا اور یہ قول میرا اس لئے نہیں کہ میں ایک مسلمان ہوں بلکہ سچائی مجھے مجبور کرتی ہے کہ میں یہ گواہی دوں اور میری یہ گواہی بے وقت نہیں بلکہ ایسے وقت میں ہے جبکہ دنیا میں مذاہب کی کشتی شروع ہے مجھے خبر دی گئی ہے کہ اس کشتی میں آخرکار اسلام کو غلبہ ہے میں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے"

(براہین احمدیہ جلد پنجم یادداشتیں ص [illegible])

خدا تعالیٰ کی کامل صفات کے متعلق علم دینے والا دین

"تمام مذاہب .... میں ...... غور کرنے کے لئے میں نے ایک بڑا حصہ عمر کا خرچ کیا ہے نہایت دیانت اور تدبر سے اُن کے اصولوں میں غور کی مجھ سب کو حق سے دور اور مہجور پایا۔ ہاں یہ مبارک مذہب جس کا نام اسلام ہے وہی ایک مذہب ہے جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتا ہے اور وہی ایک مذہب ہے جو انسانی فطرت کے پاک تقاضاؤں کو پورا کرنے والا ہے یہ ظاہر ہے کہ انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ ہر ایک بات میں کمال کو چاہتا ہے پس چونکہ انسان خدا تعالیٰ کی تعبد ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس لئے وہ اس بات پر راضی نہیں ہو سکتا کہ وہ خدا جس کی شناخت میں اس کی نجات ہے اسی کی شناخت کے بارے میں صرف چند بیہودہ قصوں پر حصر رکھے اور وہ اندھا رہنا نہیں چاہتا بلکہ چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کاملہ کے متعلق پورا علم پاوے گویا اس کو دیکھ لے سو یہ خواہش اس کی محض اسلام کے ذریعہ سے پوری ہو سکتی ہے اگرچہ بعض کی یہ خواہش نفسانی جذبات کے نیچے چھپ گئی ہے اور جو لوگ دنیا کی لذات کو چاہتے ہیں اور دنیا سے محبت کرتے ہیں وہ بوجہ سخت محجوب ہونے کے نہ خدا کی کچھ پرواہ رکھتے ہیں اور نہ خدا تعالیٰ کے وصال کے طالب ہیں کیونکہ دنیا کے بت کے آگے وہ سرنگوں ہیں لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ جو شخص دنیا کے بت سے رہائی پاتے اور دائمی اور سچی لذت کا طالب ہے وہ صرف قصوں والے مذہب پر خوش نہیں ہو سکتا اور نہ اس سے کچھ تسلی پا سکتا ہے ایسا شخص محض اسلام میں اپنی تسلی پائیگا۔ اسلام کا خدا کسی پر اپنے فیض کا دروازہ بند نہیں کرتا بلکہ اپنے دونوں ہاتھوں سے بلا رہا ہے کہ میری طرف آؤ اور جو لوگ پورے زور سے اس کی طرف دوڑتے ہیں ان کے لئے دروازہ کھولا جاتا ہے"

(حقیقۃ الوحی ص [illegible])

اسلام کی تعلیم گناہ سے محفوظ رکھتی ہے

"گناہ سے محفوظ رہنے اور صدق اور وفاداری اور محبت میں ترقی کرنے کے لئے جس امر کو تلاش کرنا چاہیئے وہ محض اسلام میں موجود ہے نہ کسی اور مذہب میں اس سے میری مراد وہ نشان ہیں جو تازہ بتازہ اسلام میں ہمیشہ ظاہر ہوتے رہتے ہیں" (چشمہ معرفت ص ۲۹۸)

اسلام افراط و تفریط سے بالکل پاک ہے

"خدا تعالیٰ نے اسلام کو وہ سب لوگوں کے لیے نمونہ بنایا ہے وہ یہی ایک وسطی راہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اختیار کی گئی ہے جو افراط و تفریط سے بالکل خالی ہے۔ وکذٰلک جعلنٰکم امۃ وسطاً لتکونوا شھداء علی الناس
(بدر ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء)

صلح کار مذہب

"اسلام وہ پاک اور صلح کار مذہب تھا جس نے کسی قوم کے پیشوا پر حملہ نہیں کیا اور قرآن وہ قابل تعظیم کتاب ہے جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد ڈالی اور ہر ایک قوم کے نبی کو مان لیا اور تمام دنیا میں یہ فخر خاص قرآن شریف کو حاصل ہے، جس نے دنیا کی نسبت ہمیں یہ تعلیم دی کہ لا نفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون (آل عمران رکوع ۹)
یعنی اے مسلمانو! تم کہو کہ ہم دنیا کے تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ان میں تفرقہ نہیں ڈالتے کہ بعض کو مانیں اور بعض کو رد کر دیں۔ اگر ایسی صلح کار کوئی اور کتاب ہے تو اس کا نام لو۔
(پیغام صلح صفحہ ۳۰)

(مرتبہ سلطان احمد پیر کوٹی)

افسوسناک وفات

عزیزم مکرم ظاہر احمد خان صاحب ولد مکرم برادرم ناصر احمد خان صاحب اڈی وحدت کالونی لاہور، جرمنی کے ایک تجارتی جہاز میں بطور ہیڈ انجینئر ملازم تھے۔ ان کے متعلق بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی تھی کہ وہ ۱۷ جون ۱۹۷۴ء کو ایک حادثہ کا شکار ہو کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ اور کوشش کے باوجود نعش بھی نہیں مل سکی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔
اب تازہ اطلاع ملی ہے کہ ایک ماہ پانچ دن کے بعد جرمن پولیس کی کوشش سے عزیز مرحوم کی نعش سمندر سے مل گئی ہے۔ جس کی تجہیز و تکفین کا انتظام جماعت احمدیہ جرمنی کے زیر انتظام کیا جا رہا ہے۔
وطن اور متعلقین سے دور وفات پر مکرم برادرم ناصر احمد خان صاحب اور ان کے خاندان اور دیگر اعزہ و اقرباء کے لئے بہت ہی بھاری صدمہ ہے۔ لہذا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان سب کے مقام صبر و رضاء پر قائم رہنے کی دعا فرمائیں اور کہ اللہ تعالیٰ عزیز مکرم ظاہر احمد خان کی مغفرت فرماتے ہوئے اپنے قرب خاص سے نوازے۔
(چوہدری محمد اسحاق ۴/۱۴ دار البرکات ربوہ)

ماہانہ رپورٹ کارگزاری باقاعدہ اور وقت پر بھیجنا مجالس انصار اللہ کا اہم فرض ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

جامعہ نصرت برائے خواتین (ڈگری کالج) ربوہ

نوٹس داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارہویں کلاس (آرٹس و سائنس مضامین) میں داخلہ کیلئے درخواستیں مجوزہ فارم پر ۱۶ اگست ۱۹۷۴ء تک معہ کیریکٹر، پروویژنل اور تفصیل نمبروں کے سرٹیفیکیٹس کے مطلوب ہیں۔ فارم داخلہ اور پراسپکٹس کالج آفس سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ سرگودھا بورڈ کے علاوہ کسی اور بورڈ سے آنے والی طالبات اپنی درخواست کے ہمراہ ٹرانسفر سرٹیفیکیٹ ضرور منسلک کریں۔
منتخب امیدوار طالبات کی فہرست ۲۲ اگست کو کالج نوٹس بورڈ پر لگا دی جائیگی۔ ۲۶ اگست تک فیس کی ادائیگی لازمی ہوگی۔ ہوسٹل کا انتظام موجود ہے۔ اعلیٰ تعلیم۔ شاندار نتائج۔ پاکیزہ اسلامی ماحول۔
(پرنسپل جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)
۲۲۷۱ - ۱۶۷

وصایا
:(۱۲):

مسل نمبر ۲۱۷۶۹

میں امان اللہ سیال ولد چوہدری شاہ محمد صاحب قوم جٹ سیال پیشہ زمیندارہ عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جوڑہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۱۲۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد: امان اللہ سیال ساکن جوڑہ۔ ضلع لاہور تحصیل قصور۔
گواہ شد: حبیب اللہ سیال وصیت ۶۰۴۴ زعیم انصار اللہ جماعت جوڑہ۔ ضلع لاہور۔
گواہ شد: اللہ دتا مبشر داریو صاحب معلم وقف جدید وصیت نمبر ۱۰۷۲۷ جوڑہ ضلع لاہور

مسل نمبر ۲۱۷۷۰

میں عظمت سلطانہ زوجہ حکیم رشید احمد صاحب ارشد۔ قوم شیخ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-
۱- زیور ۱/۲ تولہ مالیتی -/۱۰۰ روپے
۲- حق مہر -/۵۰۰ "
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ الامۃ: عظمت سلطانہ معرفت جلیل احمد ۱۴۰۵ ہاجرہ آباد۔ ڈرگ کالونی ۳ کراچی۔ گواہ شد: نواب الدین ریکیپٹ پنشنر دار الفضل ربوہ حال کراچی۔ (برادر موصیہ) گواہ شد: جلیل احمد ڈرگ کالونی ۳ کراچی (پسر موصیہ)۔

مسل نمبر ۲۱۷۷۱

میں رحمت بی بی زوجہ محمد عبد اللہ صاحب قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوہر آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے
(۱) ایک عدد مکان کچا فیڈرل بی ایریا کراچی ۲۱/۳ بعوض حق مہر مالیتی -/۱۰۰۰ روپے
(۲) سلائی مشین ایک عدد " -/۱۵۰ "
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ: رحمت بی بی زوجہ محمد عبد اللہ صاحب 98/15 گوہر آباد بلاک ۱۵ فیڈرل بی ایریا۔ کراچی نمبر ۳۸
گواہ شد: محمد مسعود احمد قریشی۔ سیکرٹری وصایا۔ دستگیر سوسائٹی کراچی۔
گواہ شد: ظفر اللہ خان دستگیر کالونی کراچی نمبر ۳۸

مرض ابھرا
اور دیگر امراض کے ماہر
۱۹۱۱ء سے آپ کے خاندانوں کی خدمت کرنے والے
قدیمی۔ اولین۔ شہرہ آفاق۔
حکیم نظام جان اینڈ سنز
گوجرانوالہ۔ ربوہ۔ ٹنڈو محمد خان
دوائی منگوانے اور معائنہ کا انتظام ہر دن ربوہ میں شروع کیا گیا ہے۔ ربوہ فون نمبر ۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان انسان کے درمیان ہر امتیاز کو مٹا دیا ہے

آپ نے تمام بنی نوع انسان کو اخوت اور مساوات کے مقام پر کھڑا کر کے انسانی شرف کو قائم کر دکھایا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۱ اپریل ۱۹۶۷ء کے خطبۂ جمعہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ شرفِ انسانی کے قیام کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

انسان تمام بنی نوع انسان کو صرف اسی صورت میں فائدہ پہنچا سکتا ہے جب وہ تمام بنی نوع انسان کو اخوت اور مساوات کے مقام پر لا کھڑا کرے اور کسی امتیاز یا تفریق کو جائز نہ سمجھے چنانچہ وہ تمام باتیں جو انسانی عزت اور احترام کو قائم کرنے والی تھیں وہ اُمتِ مسلمہ کی شریعت میں قرآن کریم یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ یا احادیث میں پائی جاتی ہیں۔ اسلام نے انسان انسان کے درمیان ہر امتیاز اور تفریق کو مٹا کر رکھ دیا ہے اور اس طرح پر انسان کی عزت و توقیر کو قائم کیا ہے۔

حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خطبہ دیا اس میں آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ:۔

آگاہ ہوشیار ہو جاؤ کان کھول کر سنو کہ تمہارا رب ایک ہے۔ وہ ایک ذات ہے جس کی ربوبیت کے نتیجہ میں تمام اقوام مختلف فاصلے طے کرتے ہوئے اس مقام پر پہنچ گئی ہیں کہ ان تمام اقوام کی رُوحانی اور اخلاقی استعدادیں اور صلاحیتیں ایک جیسی ہو گئی ہیں اور اب وہ آخری شریعت کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو گئی ہیں۔ تمہارا پیدا کرنے والا ایک ہے اسی نے تمہاری جسمانی اور رُوحانی استعدادوں کو ایک جیسا پیدا کیا ہے۔ قوم قوم میں اس نے فرق نہیں کیا۔ یہ صحیح ہے کہ افراد کا اپنا اپنا ترقی کا ایک دائرہ ہوتا ہے لیکن قوم قوم میں کوئی تفریق نہیں کی جا سکتی۔ یہ نہیں کہ ایک قوم ذلیل یا حقیر ہے یا اس کی بناوٹ ہی ایسی ہے کہ وہ جسمانی یا رُوحانی یا علمی یا اخلاقی یا معاشرتی یا اقتصادی ترقی نہیں کر سکتی۔ پس فرمایا کہ ہوشیار ہو جاؤ کان کھول کر سنو کہ تمہارا رب جس نے تمہیں پیدا کیا جس نے تمہارے قویٰ کو پیدا کیا جس نے تمہاری صلاحیتوں کو پیدا کیا جس نے تمہاری استعدادوں کو پیدا کیا۔ پھر ان کی ربوبیت کی اور ارتقاء کے مدارج میں سے تم کو گزارا اور تمہاری نشوونما کو کمال تک پہنچایا۔ وہ پاک ذات واحد ہے، ایک ہے۔ اور تم یہ بھی یاد رکھو کہ تمہارا باپ بھی ایک ہے یعنی تم سب آدم کی نسل سے ہو۔ غرض تمہارا رب پیدا کرنے والا ایک ہے، تمہارا باپ آدم ایک ہے، اگر تم مختلف باپوں کی اولاد ہوتے تو تم کہتے کہ ہم نے اپنے اپنے باپوں سے ورثہ حاصل کیا ہے اور ہمارا باپ بزرگ تر اور برتر تھا اس کے ورثہ میں ہمیں از خود یہ برتر رتبہ مل گیا ہے مگر ایسا کہنا درست نہیں کیونکہ باپ ایک ہے پھر اگر مختلف خدا ہوتے، مختلف رب ہوتے تو کوئی قوم کہہ سکتی تھی کہ جس رب نے ہمیں پیدا کیا ہے وہ زیادہ طاقتور اور زیادہ عالم اور زیادہ قادر اور زیادہ شفقت کرنے والا اور زیادہ رحم کرنے والا تھا اس نے ہمیں زیادہ دے دیا۔ دوسروں کو پیدا کرنے والا رب علم میں زیادہ نہیں تھا اس کی قدرت زیادہ نہ تھی اس میں رحم زیادہ نہ تھا اس کو اپنی مخلوق کے ساتھ وہ محبت نہیں تھی جو ہمارے رب نے ہم سے کی، اِس لئے ان کو کم چیزیں ملی ہیں۔ اِس لئے یہ اِس لحاظ سے کم تر ہو گئے ہیں۔ مگر جب تمہارا رب ایک، جب تمہارا باپ ایک تو تمہیں یہ جان لینا چاہیئے کہ کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے نہ کسی سیاہ کو سُرخ رنگ والے پر کوئی فضیلت حاصل ہے اور نہ کسی سُرخ رنگ والے کو سیاہ فام پر کوئی فضیلت حاصل ہے۔ اور ایک اَور جگہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ نہ کسی سُرخ رنگ والے کو سیاہ فام پر کوئی فضیلت حاصل ہے اور نہ کسی سفید فام کو سُرخ رنگ والے پر کوئی فضیلت حاصل ہے۔ فضیلت کا معیار تمہارے رب کی نگاہ میں اور ان استعدادوں کے نتیجہ میں جو تمہارے اندر اس نے پیدا کی ہیں ایک ہی ہے اور وہ ہے تقویٰ۔ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بزرگ تر وہ ہے جو زیادہ متقی ہے لیکن خدا تعالیٰ کی نگاہ کا تو تمہیں پتہ نہیں۔

لَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ
هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى

(النجم: ۳۳)

جب بزرگی کا انحصار اللہ تعالیٰ کی نگاہ پر ہوا اور ہمیں اس نگاہ کا پتہ نہیں کہ وہ پیار کی ہے یا غضب کی ہے تو پھر ایک دوسرے پر بزرگی نہ جتایا کرو۔

یہ ایک مثال ہے جو میں نے دی ہے ورنہ اسلامی تعلیم ایسے احکام اور تعلیمات سے بھری پڑی ہے۔ مثلاً اقتصادی لحاظ سے اسلام کسی کی برتری کو تسلیم نہیں کرتا بلکہ امیر کو یہ کہتا ہے کہ جب تک غربت قائم ہے تیرا تیرے مال پر کوئی حق نہیں جیسے فرمایا:۔

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ
لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ

(الذّٰریٰت: ۲۰)

میرے نزدیک اِس آیت کے یہ معنے ہیں کہ جب تک ضروریاتِ زندگی ہر فردِ قوم کو نہیں مل جاتیں کسی مالدار کا اپنے مال پر کوئی حق باقی نہیں رہتا۔ جب ضروریاتِ زندگی پوری ہو جائیں پھر جو باقی بچتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اسے جائز راہوں پر خرچ کرنے سے اسلام نہیں روکتا لیکن اگر ہمسایہ بھوکا ہو اور تم پانچ یا سات کھانے کھاؤ تو اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ پس کسی لحاظ سے بھی کسی قوم کو بحیثیت قوم کسی دوسری قوم پر کوئی فضیلت حاصل نہیں مثلاً علم کے میدان میں سب دماغ ایک جیسے ہیں۔ ہر قوم میں بڑی اچھی صلاحیت والے اور جینیئس (GENIUS) قسم کے دماغ بھی ہیں اور ہر قوم میں ذہنی لحاظ سے خر دماغ بھی ہیں ان کی اپنی اپنی صلاحیتیں ہیں لیکن یہ بات غلط ہے کہ کوئی قوم ساری کی ساری علم کے میدان میں خر دماغ ہو اور ایک دوسری قوم ساری کی ساری علم کے میدان میں جینیئس (GENIUS) ہو۔"

(الفضل ۷ مئی ۱۹۶۷ء)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

درخواست دعا

پچھلے دنوں میرے نانا محترم کیپٹن محمد اسلم صاحب کا آنکھ کا آپریشن سی۔ ایم۔ ایچ لاہور میں ہوا تھا اسی دوران وہ بندشِ پیشاب کی وجہ سے سخت علیل ہو گئے اور کمزوری بہت بڑھ گئی جس کی وجہ سے بندشِ پیشاب کا آپریشن ہونا ممکن نہ رہا۔ وہ تاحال بہت بیمار ہیں اور کمزوری بھی بدستور ہے۔ احبابِ جماعت و بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ نیز میری خالہ جان عرصہ سات ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں احباب سے انکی صحتِ کاملہ کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (داؤد احمد محلہ دارالصدر غربی ربوہ)

ولادت

خاکسار کے دوست مکرم راجہ خورشید احمد صاحب منیر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مظفر آباد (آزاد کشمیر) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳ جولائی ۱۹۷۴ء بروز بدھ لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام ثمر المعارج تجویز ہوا ہے۔ نومولود کے نیک صالح اور صاحبِ اقبال اور خادمِ سلسلہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد ارشد انسپکٹر دفتر نظامت تشخیص جائیداد)

قابلِ فروخت دکانیں

رحمت بازار ربوہ میں تین دکانیں قابلِ فروخت ہیں جو کونے پر واقع ہیں ان میں سے دو دکانیں اس وقت ۸۵ روپے ماہوار کرایہ پر دی ہوئی ہیں۔ خواہشمند حضرات ایسی اہم دکانوں کو خرید کر موقع سے فائدہ اُٹھائیں۔ اس سلسلہ میں **شاہ میڈیکو رحمت بازار** سے رابطہ قائم کریں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴